فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دَارُالافتاء دَارُالعُلوم جَامِعَہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا۔ کراچی

حوالہ نمبر: F.21 / T:12 تاریخ: 23/9/2021

قرآن وحدیث کی روشنی میں طلاقِ بائن کا حکم

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم!

سوال: کیا طلاقِ بائن کے دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں یا صرف طلاقِ ثلاثہ ورجعی کا ذکر ہے، (مدثر حسین، مسجد نور الھدیٰ، برانکس، نیویارک، امریکا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابُ

قرآن کریم میں عائلی زندگی کے بارے میں احکامات، سورۂ بقرہ، سورۂ نساء اور سورۂ طلاق میں تفصیلی اور متفرق مقامات پر اجمالی بیان کیے گئے ہیں۔ طلاق کے واضح ترین احکامات سورۂ بقرہ میں موجود ہیں، اسی میں خلع کا بیان بھی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ

ترجمہ: ''پس (اے مسلمانو!) اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے، تو عورت نے (رشتۂ نکاح سے نکلنے کے لیے) جو بدلِ خلع دیا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، (البقرہ:229)''۔

حدیث پاک میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً،

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے خُلع کو طلاقِ بائن قرار دیا، (سُنن دار قطنی:4025)''۔

یہ دو حوالے قرآن وحدیث سے خلع کے ثبوت میں بیان کیے جاتے ہیں۔ غیر مدخولہ کو دی جانے والی طلاق بھی طلاقِ بائن شمار ہوتی ہے، **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو، پھر ہاتھ لگانے سے پہلے تم اُنھیں طلاق دے دو، تو تمہارے لیے ان پر کچھ عدت نہیں، جسے تم شمار کرو، (الاحزاب:49)''۔**

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی لکھتے ہیں: أنّه لَا يَلحقُها طَلَاقٌ آخرُ، فَلَو قَالَ الرَّجُلُ لِزَوجَتِهِ الَّتِي لَمْ يَدخُل وَلَمْ يَخْتَلْ بِهَا: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، لَا تَقَعُ إِلَّا طَلَقَةٌ وَاحِدَةٌ؛ لأَنَّهَا بِالطَّلَاقِ الأَوَّلِ، صَارَتْ بَائِنَةً مِنْ زَوجِهَا، وَأَصْبَحَتْ أَجْنَبِيَّةً، فَلَا يَلْحَقُهَا آخَرُ.

ترجمہ: ''پس (بائن کو) دوسری طلاق لاحق نہیں ہوگی، پس اگر کسی شخص نے اپنی غیر مدخولہ زوجہ جس سے اُس نے خلوتِ صحیحہ نہ کی ہو، کہا: تجھے طلاق ہے،

جاری ہے:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون
دارالافتاء
دارالعلوم نعیمیہ کراچی

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
فون:021-36314508☆ ای میل:daruliftanaeemia@gmail.com☆ ویب:muftimunib.com

تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی کیونکہ پہلی طلاق سے وہ بائن ہوگئی اور اپنے شوہر کے لیے اجنبیہ ہوگئی، لہٰذا اسے دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوگی، (اَلْفِقْهُ الاِسْلَامِی وَأَدِلَّتُهٗ، جلد9،ص:6889)''۔

نیز وہ لکھتے ہیں: اَلطَّلَاقُ قَبْلَ الدُّخُولِ الْحَقِيْقِي أَوْ بَعْدَ الْخَلْوَة الصَّحِيْحَة الْمُجَرَّدَة، فَالْأَوّل يَكُونُ بَائِناً، لأَنّهٗ لَا تَجِبُ بِهِ الْعِدَّةُ وَلَا يَقْبَلُ الرَّجْعَةَ، بِدَلِيْلِ: **يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا**(الْأَحْزَاب:49) وَإِذَا لَمْ تَجِبُ الْعِدَّةُ فَلَا تُمْكِنُ الْمُرَاجَعَةُ؛ لِأَنَّ الرَّجْعَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا فِي الْعِدَّةِ، فَيَكُونُ الطَّلَاقُ بَائِناً غَيْرَ رَجْعِيّ.

ترجمہ: ''صحبت (دخولِ حقیقی) سے قبل اگر طلاق دی یا صرف خَلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق دی، پہلی صورت میں طلاقِ بائن واقع ہوگی اور نہ عدت واجب ہوگی اور نہ رجوع کرنا ممکن ہوگا، اس کی دلیل یہ آیت ہے: ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو، پھر ہاتھ لگانے سے پہلے انہیں طلاق دے دو، تو تمہارے لیے ان پر کچھ عدت نہیں، جسے تم شمار کرو، (الاحزاب:49)''، پس جب اُس پر عدت واجب نہیں ہے، تو رجوع کرنا بھی ممکن نہیں، پس اس صورت میں طلاق بائن واقع ہوگی نہ کہ رجعی، (اَلْفِقْهُ الاِسْلَامِی وَأَدِلَّتُهٗ، جلد9،ص:6958)''۔

الغرض قرآن وحدیث میں طلاقِ بائن کا ذکر دو مقامات پر موجود ہے:

(۱) مالی بدلِ خلع کے عوض کو طلاقِ بائن قرار دیا گیا ہے، (۲) غیر مدخولہ بہا کو ایک طلاق دی جائے یا مُتفرق طور پر تین طلاقیں دی جائیں، جیسے: ''أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ'' کہا، تو پہلی طلاق کے ساتھ عورت بائن ہوجائے گی اور دوسری دو طلاقیں لغو ہوجائیں گی۔

ہر جزوی مسئلے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ قرآن وحدیث میں بعینہٖ صریح حکم موجود ہو، ائمۂ کرام اور مجتہدین عظام نے جو مسائل بیان کیے ہیں، وہ قرآن وحدیث سے ہی مستنبط ہیں، اصولِ فقہ میں استنباط واستخراج کے اصول وضع کردیے گئے ہیں، ورنہ قرآن کریم میں آیاتِ مُحکمات اور آیاتُ الاحکام کی تعداد پانچ سو بتائی گئی ہے۔

23، ستمبر 2021ء

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون
دار الافتاء
دار العلوم نعیمیہ کراچی